بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۲۹ — ایڈیٹر روشن دین تنویر — تار کا پتہ: الفضل ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۰۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

یوم پنجشنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱ | ۲۰ وفا ۱۳۴۶ ہش ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ ۲۰ جولائی ۱۹۶۷ء | نمبر ۱۵۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

سب سے مشکل اور نازک مرحلہ حقوق العباد ہی کا ہے

ہر آن یہ ابتلا سامنے رہتا ہے اس مرحلہ پر بہت ہی ہوشیاری سے قدم اٹھانا چاہیئے

"اصل بات یہ ہے کہ سب سے مشکل اور نازک مرحلہ حقوق العباد ہی کا ہے کیونکہ ہر وقت اس کا معاملہ پڑتا ہے اور ہر آن یہ ابتلاء سامنے رہتا ہے۔ پس اس مرحلہ پر بہت ہی ہوشیاری سے قدم اٹھانا چاہیئے میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے ساتھ بھی حد سے زیادہ سختی نہ ہو بعض لوگ چاہتے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے اس کی تخریب اور بربادی کیلئے سعی کی جاوے، پھر وہ اس فکر میں پڑ کر جائز اور ناجائز امور کی بھی پرواہ نہیں کرتے اس کو بدنام کرنے کے واسطے جھوٹی تہمت اس پر لگاتے افترا کرتے اور اس کی غیبت کرتے اور دوسروں کو اس کے خلاف اکساتے ہیں۔ اب بتاؤ کہ معمولی دشمنی سے کس قدر برائیوں اور بدیوں کا وارث بنا اور پھر یہ بدیاں جب اپنے بچے دیں گی تو کہاں تک نوبت پہنچے گی

مَیں سچ کہتا ہوں کہ تم کسی کو اپنا ذاتی دشمن نہ سمجھو اور اس کینہ توزی کی عادت کو بالکل ترک کردو۔ اگر خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور تم خدا تعالیٰ کے ہو جاؤ تو وہ دشمنوں کو بھی تمہارے خادموں میں داخل کر سکتا ہے۔ لیکن اگر تم خدا ہی سے قطع تعلق کئے بیٹھے ہو اور اس کے ساتھ ہی کوئی رشتہ دوستی کا باقی نہیں۔ اس کی خلاف مرضی تمہارا چال چلن ہے۔ پھر خدا سے بڑھ کر تمہارا دشمن کون ہوگا؟ مخلوق کی دشمنی سے انسان بچ سکتا ہے۔ لیکن جب خدا دشمن ہو تو پھر اگر ساری مخلوق دوست ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے تمہارا طریق انبیاء علیہم السلام کا سا طریق ہو۔ خدا تعالیٰ کا منشاء یہی ہے کہ ذاتی اعداء کوئی نہ ہوں۔

خوب یاد رکھو کہ انسان کو شرف اور سعادت تب ملتی ہے جب وہ ذاتی طور پر کسی کا دشمن نہ ہو۔ ہاں اللہ اور اس کے رسول کی عزت کے لئے الگ امر ہے۔ یعنی جو شخص خدا اور اس کے رسول کی عزت نہیں کرتا بلکہ ان کا دشمن ہے اسے تم اپنا دشمن سمجھو۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۰۴-۱۰۵)

اخبارِ احمدیہ

— ربوہ ۱۹ جولائی۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ان دنوں مری تشریف فرما ہیں۔ انہوں نے اپنے ایک پیغام میں فرمایا ہے کہ جو احمدی بھائی مجھے دعا کے لئے خطوط لکھتے رہتے ہیں۔ میں ان سب کے لئے دردِ دل سے دعا کرتی ہوں مگر افسوس ہے کہ ہر ایک کو جواب دینا میرے لئے مشکل ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحتِ کاملہ کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

— حضرت سیدہ ام مظفر صاحبہ (بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ) کو رات بے خوابی اور گھبراہٹ کی تکلیف رہی۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

— افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم چوہدری غلام حسین صاحب اوورسیر محلہ دار البرکات ربوہ لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد آج ۶½ بجے صبح کے وقت انتقال فرما گئے۔

— مکرم محمد رمضان صاحب خادم (حجام) محلہ دار الرحمت غربی ربوہ بھی لمبی علالت کے بعد آج صبح وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ دونوں بہت مخلص احمدی اور جماعت کے دیرینہ خدام میں سے تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے انہیں جنت میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کا حافظ و ناصر ہو۔ اور انہیں صبرِ جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

مجالس انصار اللہ ضلع گجرات کے لئے

ضروری اعلان

مکرم ملک بشارت ربانی صاحب جو مجلس انصار اللہ گجرات کے زعیم اعلیٰ اور گجرات ضلع کے ناظم ضلع بھی تھے کو بعض وجوہ کی بناء پر ان دونوں عہدوں سے الگ کر دیا گیا ہے متعلقہ مجالس مطلع رہیں

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

"قرآنی انوار"

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جو حضور نے قرآن مجید کے انوار و برکات کے متعلق دیئے تھے، نظارت اصلاح و ارشاد نے "قرآنی انوار" کے نام سے عمدہ لکھائی کے ساتھ بلاک بنوا کر ۲۰×۲۶ سائز کے ۸۰ صفحات پر شائع کئے ہیں۔ ہدیہ امیشن آرٹ پیپر فی نسخہ ایک روپیہ پچیس پیسے ہے۔ اور عمدہ سفید کاغذ پر ۸۸ پیسے کے حساب سے نظارت اصلاح و ارشاد سے مل سکتا ہے۔ جماعتیں مطلوبہ تعداد سے مطلع فرمائیں تا کہ بھجوائے جا سکیں۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار ہو گا۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۶۷ء

ارتداد کی سزا

— آخری قسط —

اسلام نے یہ سب حدود نہایت وضاحت سے بیان کر دیئے ہیں۔ چنانچہ فرمایا ہے کہ

قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ

یعنی رُشد وہدایت گمراہی سے صاف صاف علیحدہ کر دی گئی ہے۔ اب کسی قسم کا نیکی اور بدی کے کاموں میں اشتباہ باقی نہیں رہا۔ لہٰذا ہر انسان آزادیٔ ضمیر کا حق رکھتا ہے یعنی

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ

اب دین میں کسی قسم کا کوئی جبر نہیں ہے۔ ہر ایک انسان جو دین چاہے اختیار کرے خواہ وہ صراطِ مستقیم اختیار کرے یا غیر مستقیم اس کو دونوں کے نتائج سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔ اس طرح اسلام نے دین میں ہر قسم کے جبر کا قلع قمع کر دیا ہے اور جب مسلمانوں کو کسی خطۂ ارضی پر تمکن حاصل ہو اور اس خطہ میں بہت سے مذاہب کے لوگ آباد ہوں تو حکومت کا فرض ہے کہ بغیر کسی جانبداری کے انصاف وعدل کرے اور آزادیٔ ضمیر کے اصول کو بروئے کار لائے۔

آپ قرآن مجید کا مطالعہ کر کے دیکھ لیں جب کبھی کوئی اللہ کا بندہ دین حق کی طرف بلانے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کھڑا ہوا ہے۔ بگڑے ہوئے دین کے حامی ہمیشہ اس کو یہی دھمکی دیتے رہے ہیں کہ اگر تم اپنے دین سے باز نہ آئے تو ہم تم کو قتل کر دیں گے وغیرہ وغیرہ۔ یہ غلو فی الدین کی دوسری صورت ہمیشہ چلی آئی ہے اسلام نے اس کا بھی قلع قمع کیا ہے۔ پہلی اقوام بھی انبیاء علیہم السلام پر یہی الزام لگاتی تھیں کہ اس نے ہماری سوسائٹی میں رخنہ اندازی کر دی ہے۔ اس نے معاشرہ اور تمدن کو خراب کر دیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام نے اسی عصبیت جاہلی کو ختم کیا ہے اور وضاحت سے بیان کر دیا ہے کہ معاشرہ اور تمدن بھی بُت ہیں۔ یہ محض انسانوں کے بنائے ہوئے رواجات اور رسومات کے بت کدے ہیں اور غلو فی الدّین کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس لئے انسان مذہب کے نام پر خون خرابہ کرتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کے ضمیر کو آزاد بنایا ہے اور اسی کو نگاہ نہ رکھنے کی وجہ سے تمام تنازعات اور قتل وغارت کے واقعات ہوتے ہیں۔ اسلام نے آزادیٔ ضمیر کے استحکام کے لئے ایک یہ صداقت بھی انسانوں کے سامنے رکھی ہے کہ

إِنْ مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ (فاطر آیت ۲۵)

لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (رعد آیت ۸)

یعنی ہر قوم میں اللہ تعالیٰ کے پیغامبر آتے رہے ہیں اس لئے تمام مذاہب کی بنیاد ایک ہی ہے۔ البتہ لوگوں نے مذہب کے مختلف پہلوؤں میں مبالغے اور غلو پیدا کر کے جادۂ اعتدال سے انحراف کیا ہے۔ اب قرآن کریم کی صورت میں ہم نے ایک ایسا معیاری سلسلہ انسانوں کے سامنے رکھ دیا ہے جس سے انسان اپنے اعمال کا موازنہ کر کے صراطِ مستقیم پا سکتے ہیں۔ لہٰذا اب مذہب میں ذرا سا جبر بھی روا نہیں ہے۔ اور اسلامی حکومت کا یہ فرض ہے کہ اپنے احاطۂ اقتدار میں آزادیٔ ضمیر کے قرآنی اصول قائم کرے۔ اور محض تبدیلیٔ مذہب پر اگر لوگ کسی کو تنگ کریں تو انصاف کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِم بِغَيْرِ

حدیث النبیؐ

مومن کی مثال چھوہارے کے درخت سے ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُونِي مَا هِيَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوا حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ۔

ترجمہ: ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صحابہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے۔ جس کے پتے نہیں گرتے۔ اور مومن کی مثل ہے۔ اب تم مجھ سے بیان کرو کہ وہ کونسا درخت ہے۔ اس پر لوگ جنگلی درختوں (کے خیال) میں پڑ گئے عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں۔ میرے دل میں آیا کہ وہ چھوہارے کا درخت ہے (مگر میں بزرگوں کے سامنے پیش قدمی کرتے ہوئے شرما گیا۔ بالآخر صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ آپ ہی ہم سے بیان فرما دیجئے تو آپ نے فرمایا وہ چھوہارے کا درخت ہے۔

(بخاری کتاب العلم)

۴۲ حَقٍّ إِلَّا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا ۗ وَلَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنصُرُهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ ۗ وَلِلَّهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ۔

وہ لوگ جن سے (بلاوجہ) جنگ کی جا رہی ہے۔ ان کو بھی جنگ کرنے کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور اللہ (تعالیٰ) ان پر قادر ہے۔ (یہ وہ لوگ ہیں) جن کو ان کے گھروں سے صرف ان کے اتنا کہنے پر کہ اللہ ہمارا رب ہے بغیر کسی جائز وجہ کے نکالا گیا اور اگر اللہ (تعالیٰ) ان (یعنی کفار) میں سے بعض کو بعض کے ذریعہ سے (شرارت سے) باز نہ رکھتا تو گرجے اور یہودیوں کی عبادت گاہیں اور مسجدیں جن میں اللہ (تعالیٰ) کا کثرت سے نام لیا جاتا ہے برباد کر دیئے جاتے۔ اور اللہ (تعالیٰ) یقیناً اس کی مدد کرے گا جو اس (کے دین) کی مدد کرے گا۔ اللہ (تعالیٰ) یقیناً بہت طاقتور (اور) غالب ہے۔ یہ (یعنی مہاجر مسلمان) وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو دنیا میں طاقت بخشیں تو وہ نمازوں کو قائم کریں گے اور زکوٰۃ دیں گے اور نیک باتوں کا حکم دیں گے۔ اور بری باتوں سے روکیں گے اور سب کاموں کا انجام خدا کے ہاتھ میں ہے۔ (الحج آیت ۳۹ تا ۴۱)

ان آیات اللہ کا حاصل یہی ہے کہ اسلامی حکومت کا فرض ہے کہ وہ آزادیٔ ضمیر کو قائم کرے۔ اور دین میں کسی قسم کا کسی پر جبر نہ ہونے دے۔ ان آیات اللہ کی موجودگی میں یہ کہنا کہ دین اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے۔ قرآن کریم کی تعلیمات کو نعوذ باللہ جھٹلانا ہے۔ ایسی صاف اور پاکیزہ تعلیمات کے ہوتے ہوئے قتل مرتد کے حق میں لکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہیئے اور عقلی ڈھکوسلوں کی بنیاد پر عقبیٰ میں قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا کی سزا کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سفر یورپ

سوئٹزرلینڈ میں حضور کی مصروفیات

- استقبالیہ میں حضور کی شرکت — حضور کا پُر اثر خطاب
- ریڈیو اور ٹیلیویژن پر انٹرویو — اخبارات میں حضور کا ذکر

(۳)

(مرتبہ: مکرم قاضی نعیم الدین احمد صاحب۔ وکالتِ تبشیر ربوہ)

دس جولائی بروز سوموار حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز زیورک (سوئٹزرلینڈ) پہنچے۔ سوئٹزرلینڈ میں جماعتِ احمدیہ کا مشن ۱۹۴۸ء سے قائم ہے۔ اس ملک میں آجکل مشن کے انچارج مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ ہیں۔ ۱۹۶۳ء میں ایک نہایت خوبصورت مسجد بھی تعمیر کی گئی اور اس کا نام مسجد محمود رکھا گیا۔ اس مسجد کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس کا سنگِ بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد میں سے حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ نے رکھا۔ اس کا افتتاح ۶۳ء میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب جج عالمی عدالت نے فرمایا ان ہر دو مواقع پر انٹرنیشنل پریس نے جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کو اخبارات میں نمایاں طور پر شائع کیا اور اس مسجد کو عیسائیت کے لئے ایک چیلنج قرار دیا۔

سوئٹزرلینڈ میں مشن قائم ہونے کے بعد متعدد سوس دوست حلقہ بگوشِ اسلام ہو چکے ہیں۔ یہاں خدا کے فضل سے ہماری مسجد اور مشن ہاؤس کا خاص وقار ہے۔ سوئٹزرلینڈ کے تمام معروف اور فعال طبقوں میں ہمارا نام عزت سے لیا جاتا ہے۔ جب بھی کوئی تقریب مسجد میں منعقد ہوتی ہے تو سب سے بڑی مشکل یہ ہوتی ہے کہ لوگ اس میں کس طرح سمائیں گے عمارت مہمانوں سے پُر ہوتی ہے اور کوشش یہ کرنی پڑتی ہے کہ مہمان صرف اندازے کے مطابق ہی آئیں۔ وَسِّعْ مَكَانَكَ کی عملی تفسیر ہر مشن میں نظر آتی ہے۔ خصوصاً زیورک میں جہاں سیڑھیوں تک میں لوگ کھڑے ہوتے ہیں حالانکہ مشن ہاؤس بھی کافی وسیع ہے۔

حضور کی صحت

تازہ ترین اطلاع کے مطابق حضور بمعہ حضرت بیگم صاحبہ اور خدام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیرت ہیں مسلسل کام۔ تقاریر۔ تقریبات میں شمولیت۔ ملاقاتوں اور سفر کی وجہ سے اگرچہ نیند اور آرام کا وقت بہت کم ملتا ہے لیکن خدا کے فضل سے حضور خوش و خرم ہیں اور حضور کا نورانی چہرہ جس پر ہر وقت تبسم کھیلتا رہتا ہے سرزمینِ یورپ کو منور کر رہا ہے اور ہر ملنے والا حضور کی شخصیت کی کشش اور اثر کو محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا یہاں تک کہ ایک سوس (Swiss) نے بتایا کہ میں حضور کے قرب کی وجہ سے کشش کی خاص کیفیت محسوس کر رہا تھا۔

سوئٹزرلینڈ میں آمد

حضور دس جولائی صبح ساڑھے آٹھ بجے فرینکفورٹ سے روانہ ہو کر زیورک پہنچے اور حضور کے مبارک قدموں نے خاکِ سوئٹزرلینڈ کو مشرف فرمایا۔ یہ دوسرا موقع تھا جب خدا کے ایک خلیفہ نے اس سرزمین کو برکت دی۔ اس سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ و نور اللہ مرقدہٗ ۱۹۵۵ء میں اسے سرفراز فرما چکے تھے۔ ہوائی اڈہ پر محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مبلغ سوئٹزرلینڈ کی قیادت میں جماعتِ احمدیہ زیورک۔ پریس کے شعبہ کے افسرِ اعلیٰ سوس ائر کی انتظامیہ کے سربراہ کے علاوہ بہت سے سوس مسلمان حضور کے استقبال کے لئے موجود تھے جنہوں نے گہرے جذباتِ محبت و عقیدت کے ساتھ حضور کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ جہاز سے اُتر کر حضور ہوائی اڈہ کے اس کمرہ میں تشریف لے گئے جو معززین کے لئے مخصوص ہوتا ہے۔ یہاں حاضرین سے مختصر تعارف کرایا گیا اور ایک انٹرویو دینے کے بعد حضور "مسجد محمود" تشریف لے گئے۔ یہ مسجد اس تثلیث کے صحرا میں ایک سبز نخلستان کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہاں سے اس تثلیث کدہ میں ایک خدا کا پرچار ہوتا ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے حضور کو مسجد دکھائی۔ اس مسجد میں ایک سبز گنبد ہے اور یہ اس طرز پر بنایا گیا ہے کہ اس سے دن کو کمرہ روشن رہتا ہے اور رات کو سارا گنبد اپنی سبز روشنی سے جگمگا اٹھتا ہے اور دیکھنے والوں کے لئے توجہ اور دلچسپی کا باعث ہوتا ہے۔ اس کشش کے باعث بہت سے لوگ مسجد کی زیارت کے لئے آتے ہیں اور اسلام کے متعلق معلومات بھی حاصل کرتے ہیں۔

استقبالیہ میں شرکت

رات کو آٹھ بجے حضور کے اعزاز میں استقبالیہ ترتیب دیا گیا۔ معززین شہر ساڑھے سات بجے ہی آنے شروع ہو گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے ہال حاضرین سے کھچا کھچ بھر گیا۔ اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو ڈاکٹر محمد جمودی الجاسم پی۔ ایچ۔ ڈی۔ اٹارنی جنرل عراق نے کی۔ آپ ایک مشہور ماہر قانون دان اور مصنّف ہیں۔ ان کے بعد جناب سوأت اچیتم (انجینئر) نے جرمن زبان میں تقریر کی اور نہایت دردمندانہ اپیل کی کہ یورپین ممالک میں رہنے والے مسلمانوں کو دین سکھلا کر اور تربیت کر کے ان کی مدد فرمادیں اور حضور سے عرض کی کہ یورپین مسلمان بچّوں کی تربیت اور دینی تعلیم کی ذمّہ داری جماعت احمدیہ سنبھال لے ورنہ ڈر ہے کہ مغربی تمدن کے زیرِ اثر کہیں یہ بچے ضائع نہ ہو جائیں اور عیسائیت کی آغوش میں نہ چلے جائیں۔ ان کے بعد مکرم ذو الفقار پاسیچ جرنلسٹ یوگوسلاویہ نے تقریر کی اور کہا کہ جماعتِ احمدیہ ہی واحد جماعت ہے جو ساری دنیا میں اسلام کی اس رنگ میں خدمت کر رہی ہے جس طرح کہ خلافتِ راشدہ کے زمانہ میں ہوئی۔ انہوں نے مزید کہا کہ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ اپنے ذاتی نمونے سے بھی اسلام اور مسلمانوں کی بیحد خدمت کر رہے ہیں۔ ان کی تقریر کا ترجمہ محترم ڈاکٹر محمد اسمٰعیل حسن صاحب نے کیا۔ مسٹر کمال خول مارک اور چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ کی تقاریر کے بعد حضور نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا کہ بچوں کی تعلیم و تربیت کا مسئلہ بہت اہم ہے اور اس کی طرف پوری توجہ دینے کی ضرورت ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس ملک کے مسلمان آپس میں مل کر مشورہ کریں اور ایسے ذرائع اختیار کریں جن کے نتیجے میں بچے قرآن کریم کو پڑھنے اور سمجھنے لگیں۔ قرآن کریم ایک عظیم نور ہے اور یہ جس طرح بڑوں کے دلوں کو منور کرتا ہے اسی طرح ہی بچوں کے دلوں کو بھی نور بخشتا ہے۔

حضور نے اپنے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اسلام صلح و آشتی کا مذہب ہے وہ صلح کو قائم کرتا ہے اور امن کی فضا پیدا کرتا ہے۔ اسلام انسان کا انسان سے تعلق پیدا کرتا ہے بلکہ پھر اس سے بھی بڑھ کر انسان کا تعلق خدا سے بھی پیدا کرتا ہے۔ اسلام کی تعلیم طاقت کے جا و بے جا استعمال کو جائز قرار نہیں دیتی بلکہ اسلام نے طاقت کے استعمال کی صرف اس وقت اجازت دی ہے جب قومی یا مذہبی آزادی کو سلب کرنے کے لئے مسلمانوں پر حملہ ہو۔ اسلام کے بانی نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے تیرہ سال تک مکّہ میں انتہائی دُکھ اور تکالیف کے دن گزارے لیکن کسی پر زیادتی یا ظلم نہیں کیا مگر جب ظلم اپنی انتہا کو پہنچ گیا اور مخالفین نے اسلام کو تلوار کے زور سے مٹانا چاہا تب مسلمانوں کی کمزوری کے باوجود ان کو تلوار کے مقابلہ پر تلوار اٹھانے کی اجازت دی گئی۔ حضور نے فرمایا جہاد کے جو معنی یورپ کے مستشرقین کرتے ہیں وہ غلط ہیں۔ جہاد کے اصل معنی ہیں تمام بنی نوعِ انسان کی خوشی کے لئے جد و جہد کرنا، اپنے نفس کو شیطان کے اثر سے بچانا اور پوری کوشش سے اسلام کی تعلیم کو حاصل کرنا۔ حضور نے فرمایا یہ جو آپ حاضرین یہاں بیٹھے ہیں یہ بھی آپ نے ایک طرح کا جہاد کیا ہے اور اس میں آپ پر کوئی جبر نہیں کیا گیا ہے۔ اسلام کو کسی طاقت کے استعمال کی ضرورت نہیں اس کے پاس تو وہ عظیم الشان غیر مادی اور روحانی ہتھیار موجود ہیں جن کا مقابلہ دنیا کی کوئی طاقت بھی نہیں کر سکتی۔ یہ دلائل کے ہتھیار ہیں، آسمانی نشانوں کے ہتھیار ہیں ان آسمانی نشانوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور

نے فرمایا کہ بانی سلسلہ احمدیہ نے بیشمار پیشگوئیاں کی ہیں جن میں سے بہت سی پوری ہو چکی ہیں اور بہت سی پوری ہونی باقی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی ہے کہ روس جس کا یہ اعلان ہے کہ وہ خدا کا نام صفحۂ زمین سے مٹا دے گا بالآخر حق کی طرف رجوع کرے گا اور وہاں کے بسنے والوں کی اکثریت اسلام کی قائل ہو جائیگی اور دنیا کے محسنِ اعظم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پیار کرنے لگے گی (انشاء اللہ) گو آج یہ بات ناممکن نظر آتی ہے لیکن میرا دل اسے سچا سمجھنے پر مجبور ہے کیونکہ ایسی ہی ناممکن نظر آنے والی باتیں پہلے بھی بتائی گئی تھیں اور وہ پوری ہو گئی تھیں۔

اس استقبالیہ میں دیگر معززین کے علاوہ سوئٹزرلینڈ کی صوبائی اور مرکزی اسمبلی کے رکن، غیر ملکی وزراء اور سات ملکوں کے سفارتی نمائندے بھی شامل ہوئے۔ استقبالیہ میں شامل ہونے والے اصحاب میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں:-

۱۔ علی چتیین بزرگان (انجینئر) ۲۔ مسز تذرقوا لیغم ڈلسنباخ ۳۔ جرکس چالی کاس یہ ترسا نلور کس ڈارڈل۔ یہ فرانسیسی سوئس ہیں۔ علم طب کی طالبہ ہیں اور اسلام کا مطالعہ کر رہی ہیں۔ ۵۔ مسٹر تیمی ڈیو ٹملو (ترک انجینئر) ۶۔ بنی ڈیو دوغلوز (انجینئر) ۷۔ ورتریبین اہرنا پیر گر۔

۸۔ نصرت جہاں اسانی وا (احمدی سوئس)۔

۹۔ ہانس کاس بان (مشہور سوئس سیاح۔ ان کا مشن سے پرانا تعلق ہے) ۱۰۔ مصطفیٰ گوکا تلی (بلغاریہ) ۱۱۔ ہر ہربرٹ ہار (سوئس شاعر) ۱۲۔ حامد جیلانی (پاکستانی الیکٹریکل انجینئر)۔ ۱۳۔ صاحبزادہ میر احمد الدین علی خان (یہ نظام حیدر آباد کے عزیزان میں سے ہیں) ۱۴۔ انصاف کوپاک ٹی۔ ۱۵۔ مسی ماری کرایانیس دیو نانی مسلمان جو مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب کے ذریعہ مسلمان ہوئی) ۱۶۔ جلالی احمد مکی (مراکش) ۱۷۔ فراؤ ڈاسولا کولب۔ ۱۸۔ مسٹر ڈی آئی کورچ۔ ۱۹۔ فرالین عزیز بلاتی کون (ماہر لسانیات) ۲۰۔ الفریڈ شوایٹ سر۔ ۲۱۔ ہر فرانس شمیڈ اور ان کے والد۔ ۲۲۔ کنزم شیم۔ ۲۳ ادریس تس پنیار۔ ۲۴ مسٹر وریکا گن سن (ڈچ آرکیٹیکٹ بلڈنگ فرم) مسٹر پیٹر ویبر، خاندان وسٹ احمد زنبونی فرایخ (سوئس مسلمان ہیں) ڈاکٹر محمد فاضل الجمالی سابق وزیر اعظم عراق اور ان کی بیگم صاحبہ۔

ریڈیو اور ٹیلیویژن پر انٹرویو

یہاں کے ریڈیو کی ایک جماعت نے حضور کا انٹرویو لیا جو کہ ریڈیو پر نشر کیا گیا۔ اسی طرح ٹیلی ویژن کے سٹاف نے بھی حضور کا انٹرویو لیا اور اسے ٹیلی ویژن پر دکھایا گیا اور حضور پُر نور کا مسکراتا ہوا چہرہ ٹیلی ویژن کے سکرین پر ہزاروں لوگوں نے دیکھا۔ یہ انٹرویو بے حد کامیاب تھا۔ ٹیلی ویژن کے نمائندے نے حضور کا انٹرویو لیتے ہوئے جب یہ سوال کیا کہ آپ دنیا میں کس طرح غلبہ حاصل کریں گے تو حضور نے فرمایا "دلوں کو فتح کر کے" اس پر نمائندے نے بے ساختہ کہا کہ میں اس جواب کو اپنی رپورٹ میں ضرور شامل کروں گا۔

سوئٹزرلینڈ کے اخبار میں حضور کا ذکر

سوئٹزرلینڈ کے اخبار ٹاگیز انزائگر نے اپنی اشاعت ۱۲ جولائی ۱۹۶۷ء کو حضور کی تصویر شائع کی جس کے نیچے یہ نوٹ دیا کہ جماعتِ احمدیہ کے روحانی رہنما، امام حضرت مرزا ناصر احمد صاحب جن کی جاذب شخصیت میں دانائی کے آثار نمایاں طور پر جھلکتے ہیں۔

یہی اخبار

"اسلام کی اعلیٰ اور معزز شخصیت، امام حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی زیورک میں آمد"

کے زیرِ عنوان لکھتا ہے:-

"پیر کو فرینکفورٹ سے اسلام کی ایک معزز ہستی (جن کے معتقدین ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں) زیورک تشریف لائی۔ یعنی عالمگیر جماعتِ احمدیہ کے روحانی پیشوا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (جن کا وطن پاکستان ہے) ہمارے شہر میں وارد ہوئے۔ آپ اپنے سفر میں یورپ کے مختلف اسلامی مشنوں کا معائنہ کریں گے اور ان کی رہنمائی فرمائیں گے۔ یہاں سے آپ ہالینڈ۔ ہمبرگ اور پھر کوپن ہیگن جائیں گے جہاں ۲۱ جولائی کو جماعتِ احمدیہ کی پانچویں یورپین مسجد کا افتتاح ہو رہا ہے۔

جماعت احمدیہ کے امام (عمر ۵۸ سال) ۱۹۶۵ء کو خلیفہ منتخب ہوئے۔ آپ نے اپنے ملک کی یونیورسٹی اور آکسفورڈ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایک ممتاز عقل مند اور روحانی اقتدار کی مالک ہستی ہیں۔ زیورک میں مشن کی کامیابی ان کی رہنمائی کی مرہونِ منت ہے۔ زیورک میں جماعتِ احمدیہ کے مشن کی بنیاد ۱۹۴۸ء میں رکھی گئی۔ ۱۹۶۳ء میں حکام کی سخت مخالفت کے باوجود مسجد تعمیر ہو گئی اور یہ مسجد یورپ کے وسط میں اسلام کے ایک خاص مشن اور مرکز کی حیثیت اختیار کر گئی ہے اور اسلامی مذہبی تقریبات کے دن ۵۰۰ سے بھی زائد معتقدین اس مسجد میں موجود دیکھے گئے ہیں جو سوئٹزرلینڈ کے کونے کونے سے آئے ہوتے ہیں۔

جماعتِ احمدیہ ٹھوس اسلامی تعلیمات کو پیش کرتی ہے اور ان کی سختی سے پیروی کرتی ہے اس سلسلہ کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد (علیہ السلام) (۱۸۳۵ء تا ۱۹۰۸ء) نے رکھی جنہوں نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا اس جماعت کی عظمت اور توقیت اس وجہ سے اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ انہوں نے پہلی دفعہ متعدد زبانوں میں قرآن کریم کے نہایت اعلیٰ اور عمدہ تراجم پیش کئے اس جماعت نے مغربی دنیا میں خاص اسلامی روحانی فضا کو اجاگر کیا ہے۔

امام حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے جماعت کے ممبروں اور دوستوں کی طرف سے دئیے گئے استقبالیہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام امن و امان کی فضا قائم کرتا ہے اور صرف دفاعی طور پر طاقت کے استعمال کی اجازت دیتا ہے۔ اور یہ بات سب کے لئے بہت دلچسپ ہے کہ بلا ضرورت اسلام جنگ کو پسند نہیں کرتا۔ آپ نے عربی لفظ جہاد کی تفسیر بیان کی کہ اس کا مطلب کوشش کرنا ہے یعنی دعا اور تدبیر سے کسی مقصد کے حصول کیلئے کوشش کرنا۔ حضور نے حاضرینِ مجلس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جب آپ نے ایک گھنٹہ صرف کیا ہے اور اسلام کی تعلیمات کو سُنا ہے تو یہ بھی گویا ایک جہاد ہے جو آپ نے کیا ہے۔

آخر میں آپ نے فرمایا کہ ہم خدا سے امید رکھتے ہیں کہ دنیا کی بہتری ہو اور انسان جن اچھی طاقتوں کا مالک ہے وہ ہمیشہ اس میں اجاگر رہیں!"

حضور نے یہ خواہش ظاہر فرمائی ہے کہ حضور کا سلام تمام دوستوں تک پہنچا دیا جائے اور دردِ دل سے دعا کی جائے حضور کا یہ سفر ہر طرح سے کامیابی اور بخیر و خوبی انجام پائے۔ ؎

ہر گام پہ ہمراہ رہے نصرتِ باری
ہر لحظہ و ہر آن۔ خدا حافظ و ناصر

ماہ جولائی کے وصول شدہ چندہ کی ترسیل

صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندوں کی وصولی میں پچھلے دنوں جو کمی تھی وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک حد تک پوری ہو چکی ہے۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔ لیکن ابھی تک گزشتہ سال کی وصولی پر اتنی زیادتی نہیں ہوئی جو سالِ رواں کے بجٹ میں اضافہ کی بناء پر ہونی چاہیئے تھی۔ لہٰذا ابھی چندہ عام و حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی پر لگاتار محنت اور کوشش کرنے کی ضرورت ہے تا کہیں پھر کمی کی طرف رجحان نہ ہو جائے۔

وصولی کی جد و جہد کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ وصول شدہ رقم حسبِ قواعد وقت پر مرکز کو ارسال کر دی جائے اس لئے شہری جماعتوں کے کارکنانِ مال کو اس امر کا خاص التزام کرنا چاہیئے کہ پندرہ بیس جولائی تک وصول شدہ کوئی رقم ایسی نہ رہے جو بیس بائیس جولائی تک مرکز کو روانہ کر دی گئی ہو۔ مزید وصولی کے انتظار میں ماہ جولائی کے پہلے دو ہفتوں کی وصولی یا اس سے پہلے کی وصول شدہ کوئی رقم ہرگز ہرگز نہ روکی جائے۔ ایک دفعہ رقم بھجوانے کے بعد ماہ جولائی میں جو رقوم وصول ہوں وہ دوبارہ بعد میں بھیجی جا سکتی ہیں۔

اسی طرح زمیندارہ جماعتوں پر لازم ہے کہ اس وقت تک کی وصولی اگر پہلے نہ بھجوائی ہو تو اب فوراً بھجوا دیں۔ اور مزید وصولی کے انتظار میں پہلی وصول شدہ رقم نہ روک رکھیں۔ اور چونکہ فصلِ ربیع کو اٹھائے ایک عرصہ گزر چکا ہے اس لئے ضروری ہے کہ جتنی جلدی ہو سکے اس فصل کا پورا چندہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروا دیا جائے۔ یہ بھی خیال رہے کہ زمیندارہ جماعتوں میں زمیندار احباب کے علاوہ جو دوست ہیں۔ مثلاً سکول ماسٹر۔ پٹواری۔ ڈاکٹر۔ تاجر وغیرہ ان سے ہر ماہ چندہ وصول ہو کر خزانہ میں جمع ہوتا رہنا چاہیئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے سلسلہ کی بیش از بیش خدمت کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ۔ پاکستان)

69

ہماری رسمیں ہماری قاتل ہیں

(مسعود انور شفقی)

لوگ سمجھتے ہیں کہ حاتم مر چکا اور اس کے ساتھ ہی اس کی سخاوت بھی دفن ہوگئی لیکن حقیقت یہ ہے کہ جب تک دنیا قائم ہے نہ تو حاتم مر سکتا ہے اور نہ ہی سخاوت کو موت آ سکتی ہے۔ میں آج بھی زندہ ہوں۔ میری سخاوت آج بھی جاری ہے اگرچہ وہ مالی و زری سخاوت نہیں ہے تاہم میری "باتیں" بہت بڑی سخاوت کا سبب بن رہی ہیں۔

حاتم جب یہاں تک کہہ چکا تو اس کی آواز بھرا گئی۔ لیکن اس نے جذبات پہ قابو پاتے ہوئے کہا کہ لوگو یہ مت سمجھو کہ دنیا سے میں سفر کر گیا ہے ــــ میں اب بھی زندہ ہوں اور میری روح آج بھی تمہاری اس ترقی پسند دنیا کی سیاحت کرتی رہتی ہے۔ کسی زمانے میں سات سوال میرے سپرد ہوئے تھے۔ ان سوالوں کو پورا کرنے کے لئے میں نے سود معز کی بازی لگا دی تھی ــــ آخر میں نے وہ سات سوال کسی نہ کسی طرح پورے کر ہی دئے ــــ آج ہزار سال بعد جب کہ مجھے دوبارہ اس دنیا کی ...... سیاحت کا موقع ملا تو کئی سوالات پھر میرا انتظار کر رہے تھے ان میں دو سوال اب بھی میری جیب میں موجود ہیں۔

پہلا سوال ایک بیوہ اور معمر بڑھیا کا ہے۔

بڑھیا کہتی ہے کہ مجھے دنیا میں جینے کا حق کس طرح ملے گا۔ میری ایک نوجوان بیٹی ہے۔ میرے شوہر کو مرے ہوئے آٹھ سال گذر چکے ہیں۔ میں نے اس لڑکی کو بڑے ناز و نعم سے پالا ہے۔ کچھ تعلیم بھی دلائی ہے۔ اب میں اس کی شادی کے لئے متفکر ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ جس قدر جلد ممکن ہو سکے اس کے ہاتھ پیلے کر دوں۔ لیکن جس خاندان کے لڑکے سے میں اسے منسوب کرنا چاہتی ہوں وہ اتنے بڑے جہیز کا مطالبہ کر رہے ہیں کہ میں اگر تمام عمر بھی محنت مزدوری کرتی رہوں تو اسے پورا نہیں کر سکتی۔ میری لڑکی پڑھی لکھی ہے۔ میں نے اپنا پیٹ کاٹ کاٹ کر اسے تعلیم دلائی ہے۔ گھر بار کی سدھ بدھ رکھتی ہے۔ وہ قبول صورت بھی ہے۔ لیکن ہمارے پاس دولت نہیں۔ جب تک دولت نہیں ہوگی۔ میری بچی کی شادی ممکن نہیں ہوگی۔

بڑھیا پوچھتی ہے کہ معاشرے میں ہم جیسے غریبوں کو جینے کا حق کس طرح حاصل ہوگا ــ !!! ــــ لوگو سن لیا تم نے۔ بڑھیا بے چاری اپنی غربت کا شکوہ کر رہی ہے ــــ اس سوال کا جواب مجھے دینا ہے ــــ آپ صرف غور سے سنیں ــــ دوستو! ــ یہ ایک اکیلی بڑھیا نہیں ہے بلکہ ایسی کئی دکھی ہستیاں اس معاشرے کے رسم و رواج کے ہاتھوں خون کے آنسو رو رہی ہیں ــــ بھلا سوچئے تو ــــ اس میں بڑھیا اور اس کی غریب بچی کا کیا گناہ ؟ ــ اس کی جوان بیٹی کا کیا قصور ؟ ــ اگر وہ "فرمائشی جہیز" کی متحمل نہیں ہو سکتیں تو کیا انہیں اپنی حسرتوں اور آرزوؤں کو اپنے ہاتھوں سے دفن کر دینا چاہیئے۔ یقیناً وہ ایسا ہی کریں گی۔ لیکن یہ سوچ لیجئے کہ یہ ایک خاندان کی تباہی نہیں ــــ اس کا اثر کئی خاندانوں کو لے ڈوبے گا۔ کئی ناچار و مجبور بچیوں کی زندگیوں کا سودا کرے گا کتنی ہی معصوم اور خاموش جوانیوں کو گھٹ گھٹ کر مر جانے پر مجبور کرے گا۔

جہیز۔ ایک خوبصورت نام خوددہ ہے دل میں پیوست ہو جانے والا نام ــــ لیکن ــــ جب یہ ایک رسم بن کر سامنے آتا ہے اور ایک کڑی شرط کی صورت اختیار کرتا ہے تو اس کے گھناؤنے اور ڈراونے چہرے سے خوف آتا ہے۔ جب اس نام پر ایک سنگین مطالبے کی مہر لگ جاتی ہے تو اس کا رنگ اس قاتل کا ہم رنگ ہو جاتا ہے۔ جس نے کئی بے گناہوں کے خون سے ہولی کھیلی ہو اور کتنی ہی نوخیز حسرتوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہو ــــ کم از کم میں اس بڑھیا کے اس سوال کا جواب دینے سے قاصر ہوں۔ اس کا جواب آپ کا معاشرہ دے گا۔ وہی معاشرہ جس کے ٹھیکیدار محض اپنی نام و نمود اور ظاہری نمائش کے لئے عوام کے نازک جذبات سے کھیلتے ہیں معاشرہ کیا ہے ؟ ــــ آپ لوگوں کا بنایا ہوا ایک طرز زندگی ایک طریقہ زیست ــــ آپ ہی لوگ ...... اس کی خرابیوں کو دور کر سکتے ہیں آپ ہی مل بیٹھ کر ان کڑی شرطوں کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ یہ کام نہ تو حکومت کے بس کا روگ ہے اور نہ ہی مجھ جیسا کوئی حاتم ہی اس کا خاتمہ کر سکتا ہے ــ ایک ایسی رسم جو معاشرے کے کمزور لوگوں کو قتل کر دینے کی قوت رکھتی ہے پوری قوم کے لئے سر درد بنتی ہے اور ملکی ترقی میں بھی حائل ہوتی ہے اس کا قلع قمع کرنا ایک فرض کی حیثیت ہی تو رکھتا ہے ــ آپ پوچھیں گے کہ اس کا ملک یا اس کی ترقی پر کیا اثر پڑ سکتا ہے ؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جہیز یا اس میں ملتی جلتی دوسری رسموں پر جی کھول کر فضول خرچی کی جاتی ہے یہ فضول خرچی اگرچہ انفرادی جیبوں پر بوجھ ڈالتی ہے لیکن اس کا مجموعی اثر براہ راست ملکی اور قومی تعمیری کاموں پر پڑتا ہے۔ اگر ظاہری نمائش پہ خرچ ہونے والی یہ رقم بچا لی جائے تو یقیناً پھر انفرادی استعمال کے ساتھ ساتھ مجموعی طور پر قومی استحکام کے لئے بھی کار آمد ثابت ہوگی۔ یہ ایک ایسی بات ہے جو محض ٹھنڈے دل سے غور کرنے کے بعد ہی سمجھ میں آ سکتی ہے۔ جذبات کی فراوانی یا ذاتی مسرتوں کے جوش میں دولت پانی کی طرح بہائی جا سکتی ہے لیکن سمجھنے کی بات یہ ہے حقیقتاً یہ دولت پانی بن کر قومی جسد مد کو کاٹنے کا سبب بنتی ہے۔ دوستو! میں آپ کے سامنے تقریر نہیں کرنی چاہتا۔ البتہ اپنے جذبات کا آئینہ ضرور دکھانا چاہتا ہوں۔ لیجئے دوسرا سوال بھی آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں

یہ سوال ــــ ایک بیوہ خاتون کا ہے جو اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتیں۔ خاتون کہتی ہیں کہ میری ایک جوان بیٹی ٹی بی کا شکار ہو گئی میں نے ہزار جتن کئے کہ وہ تندرست ہو جائے لیکن میری مالی حالت اس کی بیماری کے دوران کے اخراجات نہ برداشت کر سکی۔ بالآخر وہ مجھے داغ مفارقت دے گئی ــــ میں نے بمشکل قرض ادھار کر کے اسے آخری منزل تک پہنچایا ــــ مرحومہ کی تجہیز و تکفین کے بعد میری جیب میں صرف دس روپے کا ایک نوٹ رہ گیا۔ لیکن جب میں نے دیکھا کہ مجھے سسرالی رشتہ داروں کے لئے دونوں کے کھانے کا انتظام کرنا ہے تو مجھے بچی کا غم بھول گیا اور مہمانوں کی خاطر مدارت کے لئے سوچنا پڑا۔ یہ مہمان میری میری بچی کی موت کے سلسلے میں آئے ہوئے تھے۔ گھنٹوں خیالات میں مستغرق رہنے کے بعد مجھے مزید رقم قرض لینا پڑی اور میں نے بمشکل مہمانوں کے رات کے کھانے اور صبح کے ناشتے کا انتظام کیا ــــ اب ہمارے رسم و رواج کے مطابق چالیس دن تک رشتہ دار ادھر ادھر کے لوگ آتے رہیں گے اور چالیس دن تک برابر مجھے ان کی خاطر مدارت کے لئے تیار رہنا پڑے گا۔ اگر کسی روز بھی میں نے اپنی جانب سے کوتاہی کی تو تمام برادری میں میری ناک کٹ جائے گی اور میں کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہوں گی۔ ہر طرف سے پھبتیاں کسی جائیں گی اور انگلیاں اٹھیں گی۔ لوگ یہی کہیں گے کہ یہ کمبخت کم از کم چالیس دن تک بھی مہمانوں کی تاب نہ لا سکی اب چاہے میں زیور بیچوں یا گھر رہن رکھوں۔ مجھے اس خرچ کے لئے رقم کا بندوبست کرنا ہوگا لیکن افسوس تو یہ ہے کہ میرا نہ تو زیور ہے اور نہ ہی اپنا مکان۔ کرائے کے گھر میں رہتی ہوں اور محنت مزدوری کر کے پیٹ پالتی ہوں ــ لوگ اچھی طرح میری حالت کو جانتے ہیں۔ سب کچھ دیکھتے ہیں۔ سب کچھ سنتے ہیں لیکن پھر بھی آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں۔ میں اپنے متعلق زیادہ متفکر نہیں ہوں۔ میرا تو کسی نہ کسی صورت گذر ہو ہی جائے گی۔ لیکن میری طرح اور کئی لوگ ہوں گے جو شرم و حیا اور ذاتی ناموس کے لئے قرض جیسی سنگین لعنت کو مجبوراً گلے لگا رہے ہوں گے۔ کیا اس معاشرے کے ٹھیکیداروں کی آنکھیں نہیں ہیں۔ کیا وہ بہرے اور اندھے ہیں ؟ کیا وہ رحم پیشہ طبقے کے لوگوں کی مجبوریوں کو نہیں جانتے ؟ اگر جانتے ہیں تو آخر کیوں وہ دلیری کیوں کرتے ہیں ؟ کیا ان کے سینوں میں دل نہیں ہیں ؟

لیجئے اس دوسرے سوال کی اہمیت کا بھی جائزہ لیجئے ــــ پہلا ایک پرانے زمانے کا سیدھا سادہ حاتم اس پیچیدہ سوال کا کیا جواب دے گا۔ یہ سوال تو اسی وقت کے حاتموں کے لئے ہے ــــ ان حاتموں کے لئے جنہیں خدا نے ہر قسم کی دولت اور خوشی دے رکھی ہے اور جن کے بنائے ہوئے رسومات سارے معاشرے پر مسلط ہیں ــ اس سلسلے میں مجھے کہنا ہے کہ اگر اتنی درد ناک داستان سن لینے کے بعد بھی کسی کا دل نہیں پسیجتا تو وہ انسان کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔ اگر معاشرے میں اس قسم کے مجبور لوگوں کی آواز معاشرہ سازوں کے کانوں تک نہیں پہنچ سکی تو حیف ہے ــ ہمارے قدیم معاشرے کا یہ رنگ نہیں تھا۔ لوگ سیدھے سادے تھے۔ کسی کو کسی پر ناجائز بوجھ ڈالنے کی قدرت نہیں تھی۔ آج کے ترقی پسند زمانے میں ایسی ایسی بدعتیں سر اٹھا رہی ہیں کہ کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے

جس گھر میں موت ہو جائے وہاں کھانا پینا یا مہمان داری کرنا یوں بھی معیوب سمجھا جاتا ہے۔ لیکن ملک کے بعض حصوں میں یہ بدعات ابھی تک موجود ہیں اور

تحریک جدید میں شمولیت اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا ذریعہ ہے

تحریک جدید کے بارے میں سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے ایک موقعہ پر فرمایا:۔

"یاد رکھو ایک بہت بڑا کام ہے جو ہمارے سامنے ہے بہت بڑی مشکلات ہیں جنہیں میں اپنے سامنے دیکھتا ہوں ایک عظیم الشان جنگ ہے جو شیطان سے لڑی جانے والی ہے۔ جو لوگ اس میں حصہ لیں گے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کریں گے۔ جو لوگ حصہ نہیں لیں گے وہ اپنے اعراض سے خدا تعالیٰ کے کام کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے کیونکہ یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور اس نے بہر حال ہو کر رہنا ہے ؎

"قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا"

حضور رضی اللہ عنہ کے ان ارشادات کے پیش نظر جماعت کے سب چھوٹے بڑے مرد و زن اپنا محاسبہ کریں۔ کہ وہ تحریک جدید میں اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لے رہے ہیں یا نہیں

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ادائیگی زکوٰۃ اور امرائے اضلاع

مجلس شوریٰ ۱۹۶۲ء کی شوریٰ کمیٹی نے سفارش کی تھی کہ صاحب نصاب احباب کو امرائے جماعت کے ذریعہ ترغیب و تحریص دلائی جائے کہ وہ فریضہ زکوٰۃ کی ادائیگی میں کما حقہ توجہ دیں۔ اس میں شک نہیں کہ جماعت کے بہت سے صاحب نصاب احباب فکر اور توجہ سے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں لیکن بعض احباب جن پر زکوٰۃ واجب تو ہوتی ہے وہ شاید اس مسئلہ کی لاعلمی کی وجہ سے یا عدم توجہ کی وجہ سے وہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے حالانکہ ادائیگی زکوٰۃ ارکان اسلام میں ایک اہم رکن ہے قرآن پاک میں اقیموا الصلوٰۃ اور اٰتوا الزکوٰۃ کا حکم بار بار دیا گیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کی ادائیگی کی بابت تاکید فرمائی ہے۔

پس امرائے ضلع و عہدیداران مال کی خدمت میں درخواست ہے کہ ایسے احباب جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے انہیں اس کی فرضیت اور ادائیگی کی طرف تو خاص طور پر توجہ دلائیں

(ناظر بیت المال)

لطف کی بات یہ ہے کہ غریب لوگوں میں اس بدعت کا زیادہ رواج ہے۔

کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ لوگ ابھی تک پچھلے زمانے کی روایتوں کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ یہ رسم و رواج انہیں گھن کی طرح کھائے جا رہے ہیں۔ ان کے حال اور مستقبل کو تباہ کر رہے ہیں لیکن پھر بھی وہ خواب خرگوش میں محو ہیں۔ یہ محض رسم و رواج ہی نہیں، بلکہ انہیں اسراف پر محمول کرنا چاہیئے۔ اسراف ہماری قومی زندگی کے لئے۔ ایک ناسور کا درجہ رکھتا ہے۔ فضول خرچی خوشی کے موقعہ پر ہو یا مرنے کے موقعہ پر دونوں حالتوں میں قومی استحکام کو متاثر کرتی ہے ——— ہمارے معاشرے میں یہ بدعتیں اس قدر رچ گئی ہیں کہ ہم انہیں اپنی عزت، اپنی ناموس اور اپنے وقار کا مسئلہ بنائے بیٹھے ہیں۔ اگر ذرا ٹھنڈے دل سے غور کیا جائے تو ان بدعتوں کے بغیر بھی کام چل سکتا ہے

اگر تمام معاشرے سے رسم و رواج کی پرانی جڑیں کاٹ کر پھینک دی جائیں تو سب کے لئے معاشرے میں ایک ہی صورت بن جائے گی۔ کوئی بھی فضول خرچی نہیں کرے گا۔ اور کسی کو اسراف سے لگاؤ نہیں رہے گا۔ تمام لوگ ایک ہی سطح پر آ جائیں گے اور اس طرح کسی کے لئے رسم و رواج کی پابندی وقار کا مسئلہ نہیں بن سکے گی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ علاقہ وار اصلاحی کمیٹیاں عمل میں لائی جائیں۔ جن کے ذمے یہ کام سپرد کیا جائے کہ وہ ان بے فائدہ رسوم کی بیخ کنی کے لئے کوشش کریں۔ اور جو لوگ ان رسوم کے نقصان سمجھ کر ان کو ترک کر سکتا ہونے سے باز نہ آئیں ان پر اخلاقی مذہبی اور ذاتی دباؤ ڈال کر انہیں ان بدعتوں سے باز رکھیں جب تک معاشرے کے لوگ خود ان ضرورتوں کو محسوس نہیں کریں گے ان بدعتوں کو نہ تو حکومت ختم کر سکتی ہے اور

پہلی سالانہ ترقی خانۂ خدا کے لئے

جن مخلصین نے پہلی سالانہ ترقی ملنے پر تعمیر مساجد ممالک بیرون کے صدقہ جاریہ میں حصہ لیا ہے۔ ان کی ایک تازہ فہرست مع ان کی قربانیوں کے حسب ذیل ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ دیگر ملازمین بھی اپنے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد مبارک پر اپنی سالانہ ترقی خانۂ خدا تعالیٰ کی تعمیر کے لئے تحریک جدید کو ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

۱۔ مکرم جناب محمد احمد صاحب کینال پارک لاہور ۵۰ — ۲۲

۲۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ — ۲۰

۳۔ " چوہدری سلطان احمد صاحب بسراء افسر امانت تحریک جدید ... — ۵

۴۔ " جناب رفیق احمد صاحب انجینئر نیلا گنبد لاہور .. — ۵۰

۵۔ " جناب عبد المنان صاحب چارج مین واہ کینٹ .. — ۳۰

۶۔ " چوہدری عبد المومن خان صاحب کارکن نظارت زراعت ربوہ ۲/- — ۵

۷۔ " چوہدری محمد الدین صاحب کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ .. — ۷

۸۔ " چوہدری محمد یوسف صاحب کارکن دفتر الفضل ربوہ ۲/- — ۵

۹۔ " چوہدری محمد اصغر صاحب کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ .. — ۴

۱۰۔ " مکرم پروفیسر بشارت الرحمان صاحب ایم اے تعلیم الاسلام کالج ربوہ .. — ۳۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

مکرم سید حفیظ احمد صاحب ولد سید محمد حسین وصیت نمبر ۱۲۵۹۶ نے مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۶۲ء کو ۲۷/۲۷۳ عزیز آباد کراچی نمبر ۱۹ سے وصیت کی تھی۔ اس کے بعد یہ کچھ عرصہ منگلا ڈیم اور سرگودھا میں مقیم رہے۔ اب پتہ نہیں کہ یہ صاحب کہاں ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو یا موصی یہ اعلان خود پڑھیں تو براہ مہربانی دفتر نظارت بہشتی مقبرہ کو مکمل پتہ سے اطلاع دیں تا کہ دفتر ان سے ضروری خط و کتابت کر سکے

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو مورخہ ۲۲ جون ۱۹۶۲ء بروز جمعۃ المبارک لڑکی عطا فرمائی ہے۔

احباب جماعت، اور صحابہ سے درخواست دعا ہے کہ اللہ کریم نومولودہ کو خادم دین بنائے اور عمر دراز عطا فرمائے اور خاندان کے لئے برکت اور رحمت کا موجب ہو۔

عبد الرشید رازی مبلغ انچارج جماعہائے احمدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ انیہ

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

نہ ہا انفرادی طور پر ان کا خاتمہ عمل میں لایا جا سکتا ہے۔

اعلان

ضلع بہاولپور کی تمام مجالس کے قائدین کے لئے تحریر ہے کہ مورخہ ۲۹ کو بعد نماز جمعہ بہاولپور میں قائدین مقامی کا اجلاس ہو گا جس میں ہر مجلس کے قائد کی حاضری ضروری ہے اگر کسی وجہ سے قائد نہ آ سکے تو بہر حال اپنا نمائندہ بھیجدیں

رانا مبارک احمد

قائد ضلع بہاولپور

درخواست دعا

میرا بھائی ممنون سرور آنکھوں کے دکھنے اور پھوڑے پھنسی نکلنے نیز رات سے پیٹ میں تکلیف اور بخار کی وجہ سے بیمار ہے احباب جماعت سے اس کی کامل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(شاکر عبد الواحد ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

چین کے خلاف مشترکہ فوجی کارروائی

راولپنڈی ۱۷ جولائی۔ چین نے الزام لگایا ہے کہ بھارت اپنے بعض ہمسایہ ممالک سے چین کے خلاف فوجی معاہدہ کرنے کی سازش میں مصروف ہے۔ نیو چائنا نیوز ایجنسی نے اس سلسلہ میں بھارتی وزیر خارجہ مسٹر چھاگلہ کی ایک تقریر کا حوالہ دیا جس میں انہوں نے برما، نیپال اور سیلون سے اتحاد کا ذکر کیا تھا۔

بھارتی وزیر خارجہ سے پارلیمنٹ کے ارکان نے پوچھا تھا کہ آیا بھارت چین کے خلاف اپنے ہمسایہ ممالک کے ساتھ فوجی معاہدہ کے امکانات پر غور کر رہا ہے یا نہیں۔ مسٹر چھاگلہ نے جواب دیا تھا کہ بھارت چین سے نمٹنے کے لئے برما، نیپال اور سیلون سے ایک اتحاد کانفرنس بلانے کی بات چیت کر رہا ہے۔ نیو چائنا نیوز ایجنسی کے مطابق اس اتحاد کا مقصد چین کے خلاف مشترکہ فوجی کارروائی کی سازش کے سوا کچھ نہیں۔

عرب ممالک سلامتی کونسل سے رجوع کریں گے

نیویارک ۱۷ جولائی۔ اسرائیل میں بیت المقدس کے انضمام کے بارے میں پاکستان کی نئی قرارداد پر اگر پندرہ دن کے اندر اندر عمل درآمد نہ کیا گیا تو عرب ممالک اور ان کے حامی یہ مسئلہ سلامتی کونسل میں پیش کرنے کی تیاریاں شروع کر دیں گے۔

دریں اثنا پاکستان کی قرارداد کے بارے میں امریکی رویہ کی وضاحت کرتے ہوئے اقوام متحدہ میں امریکی مندوب نے اخبار نویسوں کو بتایا ہے کہ امریکہ بیت المقدس کے مستقبل کو مشرق وسطیٰ کے سوال کا جزو سمجھتا ہے انہوں نے کہا کہ امریکہ اسرائیل میں بیت المقدس کے انضمام کے خلاف ہے۔ اور اب تک اس سلسلہ میں اسرائیل نے جو کارروائی کی ہے اسے عارضی سمجھتا ہے۔

مصر کے ۴۴ شہری ہلاک

قاہرہ ۱۷ جولائی۔ مصر کے نیم سرکاری اخبار الاہرام نے بتایا ہے کہ گزشتہ دو دنوں کی جنگ میں مصر کے ۴۴ شہری ہلاک ہوئے ہیں۔ اخبار نے سرکاری ذرائع کے حوالے سے بتایا ہے کہ کل ۱۳۳ افراد زخمی ہوئے۔

مسجد اقصیٰ میں نمازیوں کا داخلہ ممنوع

لندن ۱۷ جولائی۔ بیت المقدس کے مقبوضہ علاقے میں پوری عرب آبادی کو بھوک و پیاس سے تڑپا تڑپا کر ہلاک کرنے کے لئے اسرائیلی یہودی صفت حکمران ٹولی نے اپنے خطرناک منصوبہ پر عملدرآمد شروع کر دیا ہے۔ سعودی عرب ریڈیو نے کل رات اپنے نشریہ میں بتایا کہ مسجد اقصیٰ میں نہ صرف نماز پڑھنے بلکہ اس میں داخل ہونے پر بھی پابندی لگا دی گئی ہے اس طرح مسجد اقصیٰ میں داخل ہونے کی کوشش کرنے والے اٹھارہ سو مسلمانوں کو اب تک گرفتار کر کے بیگار کیمپوں کو روانہ کر دیا گیا ہے۔ سعودی عرب ریڈیو نے کہا کہ اسرائیلی حکمرانوں نے مقبوضہ علاقے میں اناج اور کھانے پینے کی تمام چیزوں کو اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔ اس طرح راشن صرف انہی کو دیا جا رہا ہے جو اسرائیل کے غاصب حکمرانوں کو اپنی وفاداری کا ثبوت فراہم کرتے ہیں۔ ریڈیو نے کہا کہ دریائے اردن کے مشرقی کنارے پر ڈھائی لاکھ مسلمانوں کی بستیوں کو لوٹ کر جلا دیا گیا۔ اور اب تک ہزاروں مسلمان تحریک آزادی فلسطین کے رضا کار ہونے کے شبہ میں گرفتار کر کے نامعلوم مقامات پر روانہ کر دیا گیا ہے۔

امریکی وزیر خارجہ سے ملاقات

واشنگٹن ۱۷ جولائی۔ اسرائیل کے وزیر خارجہ ابا ایبان نے کل رات امریکی وزیر خارجہ ڈین رسک سے ملاقات کی اور مشرق وسطیٰ کی صورت حال پر تبادلہ خیال کیا۔ باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ دونوں وزرائے خارجہ کی اس ملاقات میں مشرق وسطیٰ میں دوبارہ امن قائم کرنے کے بارہ میں بات چیت کی۔ ان ذرائع نے بتایا کہ امریکی وزیر خارجہ نے اپنے اس عزم کا پھر اعادہ کیا کہ امریکہ بیت المقدس کو اسرائیل میں ضم کرنے کے اقدام کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتا اور اسرائیل نے جو انتظامی اقدام کئے ہیں ان کی مذمت کرتا ہے۔

مغربی پاکستان میں دریاؤں کی صورتحال

لاہور ۱۷ جولائی۔ سرکاری اطلاع کے مطابق مغربی پاکستان میں دریائے سندھ اور سوات کے علاوہ تمام دریا حسب معمول بہہ رہے ہیں۔

دریائے سندھ میں مندوری کے مقام پر پانی چڑھ رہا ہے۔ کالا باغ کے مقام پر معمولی سیلاب ہے۔ رمبھن کوٹ کے مقام پر درمیانے درجے کا سیلاب موجود ہے۔

بدھ کو گوشت کا ناغہ نہیں ہوگا

لاہور ۱۷ جولائی۔ گورنر مغربی پاکستان نے حکم جاری کیا ہے کہ لاہور میں بدھ ۱۹ جولائی کو گوشت کا ناغہ نہیں ہوگا۔ یہ فیصلہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے سالانہ عرس کے انعقاد کے پیش نظر کیا گیا ہے۔

ٹنڈر نوٹس

۱۔ چیف انجینئر / سروے اینڈ کنسٹرکشن۔ پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور کو حسب ذیل کام کے لئے ٹھیکیداروں برائے لیبر اینڈ میٹریل ریلوے تجویز فارموں پر سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔ جو ۲۲ اگست ۱۹۶۷ء کو ۱۱ بجے دن تک وصول کئے جائیں گے۔ یہ ٹنڈر اسی دن ساڑھے گیارہ بجے دن حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

کام کی تفصیلات	تخمیناً لاگت	مدت تکمیل
کوٹ ادو / ج / بہاء الدین سیکشن میں ایمبنکمنٹ اور پروٹیکشن بندز وغیرہ کے حسب ذیل حصوں میں پچنگ سٹون کی فراہمی۔		
۱۔ نمبر ۲ بی بینک ریچ چینیج ۸۵۵۰ تا ۴۲۰۰۰	۳،۰۰،۰۰۰ مکعب فٹ	۶ ماہ
۲۔ نمبر سی اور ڈی میں بینک (میل ۱۷۵ تا ۱۸۰/۲۱)	۲۲،۸۱،۰۰۰ مکعب فٹ	
۳۔ پروٹیکشن بندز و سلٹ ایجیکٹر ریچ ۸۳۷ بمقام میل ۲۲۵/۹	۲۲،۰۰۰ مکعب فٹ	
۴۔ نمبر ڈی سی چینیج ۹۵۰۔ ۶۶ تا ۷۲۵۰ کے درمیان دو عدد سپرز	۴،۶۰۰ مکعب فٹ	
میزان تخمینی مقدار	۲۶،۰۵،۳۰۰ مکعب فٹ	

نوٹ :- ۱۔ کوئی لیڈ اور لفٹ نہیں دی جائے گی۔

۲۔ کامیاب ٹنڈر دہندہ کو ایکس ای این / سی / کوٹ ادو کی ہدایات کے مطابق ان میلوں اور چینیج کے درمیان کسی بھی مقام پر پچنگ سٹون فراہم کرنا ہوگا۔

۲۔ ٹنڈر دہندگان کو ان کے ٹنڈر میں درج شدہ ٹھیکہ کی لاگت کے ۲ فیصد کے برابر کی رقم زندگی سٹیٹ سے روپوں میں بطور زر ضمانت جمع کرانا ہوگی۔

۳۔ ٹنڈر دستاویزات چیف انجینئر / سروے کنسٹرکشن پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور یا ایگزیکٹو انجینئرز (ریلوے کنسٹرکشن) کوٹ ادو اور ڈپٹی غازی خان کے دفتر سے ۴/- روپے نقد ناقابل واپسی رقم کی ادائیگی پر کسی بھی کام کے دن ۹ بجے صبح سے ۱ بجے دن تک ۲۱ اگست ۱۹۶۷ء تک حاصل کی جا سکتی ہیں۔

۴۔ ٹنڈر کی شرائط اور تخمینہ چیف انجینئر / سروے اینڈ کنسٹرکشن پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور اور دیگر ایگزیکٹو انجینئر / ریلوے کنسٹرکشن کوٹ ادو کے دفتر میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

۵۔ ٹنڈروں کی فروخت پاکستان ویسٹرن ریلوے کے منظور شدہ ٹھیکیداران کے لئے کھلی ہوگی۔ دیگر ٹھیکیداران جو پاکستان ویسٹرن ریلوے کی منظور شدہ فہرست میں شامل نہیں بھی ٹنڈر دے سکتے ہیں مگر ایسے ٹھیکیداران کو ٹنڈروں کی فروخت کے وقت اپنے تجربہ اور انہوں نے جو کام کئے ان کی نوعیت، مالی حیثیت اور مذکورہ بالا کام کرنے کی استعداد کی مصدقہ دستاویزات اور سرٹیفکیٹ پیش کرنا ہوں گے۔

۶۔ ٹھیکیداران ٹنڈر دینے سے قبل موقع کا معائنہ کر کے کام کی نوعیت کے بارہ میں اپنی تسلی کر لیں۔

۷۔ ریلوے انتظامیہ بغیر کوئی وجہ بتائے کسی بھی ٹنڈر کو منظور کرنے یا کسی یا تمام ٹنڈروں کو مسترد کرنے کے حقوق محفوظ رکھتی ہے۔

1870 (7) لاہور

دعائے مغفرت !

مورخہ ۱۱ جولائی کو مکرم میاں دین محمد صاحب باکھا فو الہ ڈاکخانہ خاص براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقضائے الٰہی ۷۶ سال کی عمر میں وفات پا گئے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالمالک معاون معتمد مجلس خدام الاحمدیہ گنج مغلپورہ لاہور)

۲۔ میری اہلیہ غلام جنت بی بی وفات پا گئی ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۔ چونکہ مقامی جماعت احمدیہ تعداد کے لحاظ سے بہت چھوٹی ہے لہذا احباب جنازہ غائب پڑھ کر مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(ملک عمر حیات سکنہ احمد آباد جنوبی سیکرٹری مال تحصیل خوشاب ڈاکخانہ چوڑہ کلاں براستہ گردٹ ضلع سرگودھا۔)

جو بدی دماغ میں آتی ہے لیکن انسان اس پر عمل نہیں کرتا وہ بدی شمار نہیں کی جاتی

بلکہ اس کا عمل نہ کرنا اس کے نامۂ اعمال میں ایک نیکی کی صورت میں لکھا جاتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ النور کی آیت ۲۶ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اس آیت میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اُس دن کو یاد کرو جب ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے خلاف گواہی دیں گے اور اللہ تعالےٰ اُن کے اعمال کے مطابق ان کو جزا دے گا اور اللہ تعالےٰ کی بات ہی آخر پوری ہو کر رہا کرتی ہے۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ جو شخص انسانوں پر الزام لگاتا ہے وہ آخر خدا تعالےٰ پر بھی الزام لگانا شروع کر دیتا ہے۔ کیونکہ اس میں الزام لگانے کی عادت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ فرماتا ہے ایسے لوگ جو انسانوں پر الزام لگاتے ہیں کسی دن خدا تعالےٰ پر بھی الزام لگانا شروع کر دیں گے اور قیامت کے دن اُن کے اعضاء ان کے خلاف گواہی دیں گے اور بتائیں گے کہ دنیا میں یہ لوگ خدا تعالےٰ کے متعلق کیا کیا بدظنیاں کرتے رہے ہیں اور انسانوں کے متعلق کیا کیا بدظنیاں کرتے رہے ہیں۔

گویا اس دن مجرموں پر ان کے اعمال کی حقیقت ظاہر کرنے کے لئے الٰہی ریکارڈنگ مشین کی سوئی ان کی زبان پر رکھ دی جائے گی اور زبان بولنا شروع کر دے گی کہ حضور فلاں دن اس نے خدا کو گالی دی۔ فلاں دن اس نے نبیوں کو گالی دی۔ فلاں دن اس نے اپنے ہمسائے کو گالی دی۔ فلاں دن اس نے اپنی بیوی کو گالی دی۔ فلاں دن اس نے حرام کا مال چکھا اور فلاں دن اس نے یہ الزام لگایا۔ غرض یہ سارے کا سارا ریکارڈ زبان بیان کرنا شروع کر دے گی۔ پھر ہاتھوں پر سوئی رکھی جائے گی تو ہاتھ بولنا شروع کر دیں گے کہ فلاں دن اس نے فلاں کو مارا اور فلاں دن اس نے ان کا یوں مال اٹھایا۔ پھر پاؤں بیان کرنا شروع کر دیں گے کہ فلاں رات کو فلاں کے گھر سیندھ لگانے کے لئے یا فلاں کا مال اٹھانے کے لئے یا اس کو قتل کرنے کے لئے یا اور کوئی نقصان پہنچانے کے لئے یہ شخص گیا۔ غرض کانوں آنکھوں اور چمڑوں کے علاوہ زبانیں بھی اور ہاتھ بھی اور پاؤں بھی اپنے اپنے حصہ کے ریکارڈ سنائیں گے اور ظاہر ہے کہ اس کے بعد انکار کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی کہتے ہیں "گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے" جب اپنے ہاتھ گواہی دے رہے ہوں کہ ہم نے یہ کچھ کیا تھا اور زبان گواہی دے رہی ہو کہ میں نے یہ کچھ کیا تھا تو ایسی گواہی کو کس طرح کہہ سکیں گے کہ یہ جھوٹ بولا ہے ہیں۔

ممکن ہے کوئی شخص کہہ دے کہ یہاں دماغ کا کیوں ذکر نہیں کیا گیا حالانکہ تمام گناہوں کی ابتداء دماغ سے ہی ہوتی ہے اور ہاتھ پاؤں ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور پھر بعض اوقات دماغی گناہ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے کرنے کا ہاتھ پاؤں کو موقعہ نہیں ملتا۔ اس کے متعلق یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلامی شریعت میں یہ قانون ہے کہ جو چیز دماغ میں آتی ہے لیکن اس پر عمل نہیں کیا جاتا وہ بدی شمار نہیں کی جاتی بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کسی بدی کا خیال کرتا ہے لیکن اس پر عمل نہیں کرتا تو اس کے نامۂ اعمال میں وہ ایک نیکی کی صورت میں لکھی جاتی ہے پس دماغ کو اس لئے شامل نہیں کیا گیا کہ اگر تو ہاتھ دماغ کے مطابق عمل کر چکے ہیں تو ہاتھ کی بات بیان ہو چکی اور اگر زبان دماغ کے مطابق عمل کر چکی ہے تو زبان کی بات بیان ہو گی۔ اگر دماغ نے یہ کہا تھا کہ چوری کرو تو پیروں نے بتا دیا کہ فلاں گھر میں چوری کرنے کے لئے گئے تھے لیکن اگر دماغ میں ایک بات آئی اور ہاتھ پاؤں سے اس نے عمل نہیں کروایا تو پھر اسلامی اصول کے ماتحت اس کے نام ایک نیکی لکھی جائے گی کیونکہ ہاتھ پیر جو دماغ کے تابع تھے ان کا دماغ کے حکم پر عمل نہ کرنا بتاتا ہے کہ دماغ نے اپنی رائے بدل لی تھی پس رائے بدلنے کی وجہ سے وہ نیکی کا مرتکب ہوگا بدی کا نہیں۔ اور چونکہ وہ نیکی لکھی گئی ہے اس لئے اس کو شرمندگی دلانے والی بات نہ ہونے کی وجہ سے بیان نہیں کیا گیا"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ دوم صفحہ ۲۸۸، ۳۰۹)

جنرل اسمبلی کا ہنگامی اجلاس آئندہ جمعرات کو ختم ہو جائیگا

مشرق وسطی کے متعلق مصالحتی فارمولا تلاش کرنے کی بھر تور کوشش

نیو یارک ۱۸ر جولائی۔ اگر آئندہ جمعرات تک (۲۰ر جولائی) تک مشرق وسطی کی موجودہ صورتحال کا حل تلاش کرنے میں کامیابی نہ ہوئی اور کسی مصالحتی فارمولا پر اتفاق رائے نہ ہؤا تو جنرل اسمبلی کا موجودہ ہنگامی اجلاس ملتوی کر دیا جائے گا۔ کل جب اسمبلی کا اجلاس پھر شروع ہؤا تو اسمبلی کے صدر جناب عبدالرحمٰن پژواک (جو افغانستان سے تعلق رکھتے ہیں) نے اعلان کیا کہ جنرل اسمبلی کے اجلاس کو غیر معینہ مدت تک جاری نہیں رکھا جاسکتا۔ مشرق وسطیٰ کی صورت حال کے متعلق آئندہ جمعرات تک کسی نہ کسی فیصلہ پر اتفاق رائے ہو جانا چاہیئے۔ اگر اُس وقت تک کوئی مصالحتی فارمولا تلاش نہ کیا جا سکے اور کوئی متفقہ قرار داد پیش کرنے کی راہ ہموار نہ ہو سکی تو پھر اجلاس کو ختم کرنا پڑے گا۔

معلوم ہؤا ہے کہ ایک گروپ اس بات کا حامی ہے کہ اسرائیلی فوجوں کو عربوں کے علاقے غیر مشروط طور پر فوراً خالی کر دینے چاہئیں۔ دوسرے گروپ کا نقطہ نظر یہ ہے کہ فوجوں کی واپسی کے ساتھ ساتھ عربوں کو بھی بعض اقدامات کرنے پر آمادہ ہو جانا چاہیئے بہرحال ان دونوں گروپوں میں مصالحت کرانے کی بھر تور کوشش کی جا رہی ہے۔ کوشش یہ ہے کہ دونوں گروپ ایک دوسرے کے قریب آکر کسی ایک قرار داد پر متفق ہو جائیں۔

صدر بومدین اور صدر عارف ماسکو پہنچ گئے

ماسکو ۱۸ر جولائی۔ الجزائر کے صدر جناب بومدین اور عراق کے صدر عارف اچانک قاہرہ سے ماسکو پہنچ گئے ہیں وہ روسی حکام سے اہم مذاکرات کریں گے۔ قاہرہ میں پانچ عرب ملکوں کے سربراہوں کی سہ روزہ ملاقات کے بعد یہ دونوں ماسکو گئے ہیں۔

روس کا ایک اور جنگی جہاز مصر پہنچ گیا

قاہرہ ۱۸ر جولائی۔ روس کا ایک اور جنگی جہاز پورٹ سعید پہنچ گیا ہے جہاں ۸ روسی جہازوں کا بیڑہ پہلے ہی لنگر انداز ہے۔ اس کے علاوہ چار روسی جہاز اسکندریہ میں موجود ہیں۔

اقوام متحدہ کے مبصروں کے ساتھ تفصیلات طے ہو گئیں

قاہرہ ۱۸ر جولائی۔ نہر سویز کے علاقہ میں اقوام متحدہ کے مبصروں کے کام کے متعلق حکومت مصر کے ساتھ تفصیلات طے ہو گئی ہیں۔ اب تک ۸ مبصر اس علاقہ میں متعین کئے جا چکے ہیں ان میں سے چار کو نہر کے مغربی کنارے پر اور چار کو مشرقی کنارے پر متعین کیا گیا ہے۔ امید ہے عنقریب وہاں چند اور مبصر بھی پہنچ جائیں گے۔

دعائے مغفرت!

مورخہ ۲۱ر جون ۶۷ء کو ساڑھے تین بجے صبح میرے برادر اکبر صوبیدار میجر بشیر احمد خان صاحب کے فرزند عزیز سعید احمد خان کا لاہور میں انتقال ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ جیسے عزیز مرحوم کا نام سعید تھا ویسے ہی شکل سے بھی سعادت ٹپکتی تھی۔ میری درخواست پر محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے ۱۲ر جولائی ۱۹۶۷ء بعد جمعہ ربوہ میں نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ عزیز سعید احمد مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ہم متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

(محمد ابراہیم خان خلف حضرت محمد خان صاحب رضی اللہ عنہ کپورتھلوی۔ دار الرحمت وسطی ربوہ)

سید سعید احمد صاحب انسپکٹر بیت المال مشرقی پاکستان۔ متوجہ ہوں!

سید سعید احمد صاحب انسپکٹر بیت المال جس جگہ بھی ہوں وہ فوری طور پر چٹاگانگ پہنچ جائیں۔ کام کے متعلق ہدایات معرفت صدر جماعت چٹاگانگ بھجوا دی گئی ہیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)